بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡد

یٰحَسۡرَۃً عَلَی الۡعِبَادِ مَا یَاۡتِیۡہِمۡ مِّنۡ رَّسُوۡلٍ اِلَّا کَانُوۡا بِہٖ یَسۡتَہۡزِءُوۡنَ۔ (سورۃ یٰسین۔۳۱)

وائے حسرت بندوں پر! اُنکے پاس کوئی رسول نہیں آتا مگر وہ اُس سے ہنسی ٹھٹھا کرنے لگتے ہیں۔

جماعت احمدیہ قبرستان کی خاموشی اُنکے بچاؤ کا ایک ہتھیار ہے؟؟

عزیزم انعام الحق صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاۃ

مورخہ ۱۲ رمئی ۲۰۱۶ء کو آپکی ای میل موصول ہوئی تھی۔ جی آیاں نوں۔ آپ لکھتے ہیں:۔

"Aik traf aap likhte aap Ghreeb hain dosri traf aap 1Million Dollar ki peshkash Baat kuch samajh nahain aai"

(ا) **قولُہٗ**:۔۔۔"ایک طرف آپ لکھتے (ہیں) آپ غریب ہیں دوسری طرف آپ ایک ملین ڈالر کی پیشکش۔ بات کچھ سمجھ نہیں آئی۔"

الجواب:۔۔۔عزیزم انعام الحق صاحب ہمارے آقا حضرت مرزا غلام احمدؑ کو آپکے والد صاحب کی وفات سے پہلے اُسی دن دوپہر کو ایک الہام ہوتا ہے جیسا کہ آپؑ اپنی کتاب کتاب البریہ (روحانی خزائن جلد ۱۳ صفحہ ۱۹۳) پر فرماتے ہیں:۔

"میری عمر قریباً چونتیس یا پینتیس برس کی ہوگی جب حضرت والد صاحب کا انتقال ہوا۔ مجھے ایک خواب میں بتلایا گیا تھا کہ اب اِنکے انتقال کا وقت قریب ہے۔ میں اس وقت لاہور میں تھا جب مجھے یہ خواب آیا۔ تب میں جلدی سے قادیاں میں پہنچا اور اُن کو مرض زحیر میں مبتلا پایا۔ لیکن یہ اُمید ہرگز نہ تھی کہ وہ دوسرے دن میرے آنے سے فوت ہوجائیں گے کیونکہ مرض کی شدت کم ہوگئی تھی اور وہ بڑے استقلال کیساتھ بیٹھے رہتے تھے۔ دوسرے دن شدت دوپہر کے وقت ہم سب عزیزان اُنکی خدمت میں حاضر تھے کہ مرزا صاحب نے مہربانی سے مجھے فرمایا کہ اس وقت تم ذرا آرام کرلو کیونکہ جون کا مہینہ تھا اور گرمی سخت پڑتی تھی۔ میں آرام کیلئے ایک چوبارہ میں چلا گیا اور ایک نوکر پیر دبانے لگا کہ اتنے میں تھوڑی سی غنودگی ہوکر مجھے الہام ہو

"وَالسَّمَآءِ وَالطَّارِقِ یعنی قسم ہے آسمان کی جو قضاوقدر کا منبع ہے اور قسم ہے اِس حادثہ کی جو آج آفتاب کے غروب کے بعد نازل ہوگا اور مجھے سمجھایا گیا کہ یہ الہام بطور عزا پُرسی خدا تعالیٰ کی طرف سے ہے اور حادثہ یہ ہے کہ آج ہی تمہارا والد آفتاب کے غروب کے بعد فوت ہوجائے گا۔۔۔اب خلاصہ کلام یہ ہے کہ جب مجھے حضرت والد صاحب مرحوم کی نسبت اللہ جل شانہٗ کی طرف سے یہ الہام ہوا جو میں نے ابھی ذکر کیا ہے تو بشریت کی وجہ سے مجھے خیال آیا کہ بعض وجوہ آمدن حضرت والد صاحب کی زندگی سے وابستہ ہیں پھر نہ معلوم کیا کیا اِبتلاء ہمیں پیش آئے گا تب اِسی وقت یہ دوسرا الہام ہوا "اَلَیۡسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبۡدَہٗ" یعنی کیا خدا اپنے بندے کو کافی نہیں ہے اور اِس الہام نے عجیب سکینت اور اطمینان بخشا اور فولادی میخ کی طرح میرے دِل میں دھنس گیا۔" (کتاب البریہ۔ روحانی خزائن جلد ۱۳ صفحہ ۱۹۳)

(ا) امام مہدی و مسیح موعود حضرت مرزا غلام احمدؑ ایک رئیس اور رئیس زادہ تھے۔ آپؑ قادیان کے قرب وجوار میں ایک بڑی جاگیر کے مالک تھے۔ لیکن آپکی غربت کا یہ حال تھا کہ جب جون ۱۸۷۶ء میں آپکے والد صاحب فوت ہوئے تو آپ کو غم لاحق ہوگیا کہ باپ کی پینشن کے

بغیر آپکا نان ونفقہ کیسے چلے گا؟ اور پھر اللہ تعالیٰ نے آ پکی ڈھارس بندھانے کیلئے آپؑ پر اَلَیس اللّٰہ بکافٍ عَبدہٗ کا الہام نازل فرمایا تھا۔

(۲) جب حضورؑ نے ۱۸۸۰ء میں اپنی پہلی کتاب براہین احمدیہ کوشائع کرنے کا اِرادہ فرمایا تھا تو آ پکی غربت کا یہ حال تھا کہ کتاب کی اشاعت کیلئے آ پکے پاس پیسےنہیں تھے۔ کتاب کی اشاعت سے پہلے ناچار آپ کوایک اشتہار شائع کرنا پڑا جس میں کتاب کے خریداروں سے درخواست کی گئی کہ وہ کتاب خریدنے کیلئے پیشگی رقم بھیجیں تا کہ کتاب کی اشاعت کا بندوبست ہوسکے۔ وہ کتاب جس کی اشاعت کیلئے مؤلف کے پاس پیسےنہیں تھے اُس کتاب کے پہلے حصہ میں ہی مؤلف کی طرف سے کتاب میں یہ چیلنج شائع کیا گیا تھا۔۔۔

’’کہ اگر کوئی مخالف آ پکی کتاب براہین احمدیہ میں حقیقت فرقان مجید اور صدق رسالت حضرت خاتم الانبیا صلی اللہ علیہ وسلم کے سلسلے میں درج آ پکے دلائل کونمبروار توڑ دے تو آپ اپنی جائداد قیمتی دس ہزار روپیہ پر اُسے قبض ودخل دے دیں گے۔‘‘ (حوالہ۔ براہین احمدیہ حصہ اوّل)

عزیزم انعام الحق صاحب:۔ جس ایک برگزیدہ انسان کی غربت کا یہ حال تھا کہ اپنے والد کی وفات پر اُنہیں اپنے نان نفقہ کی فکر دامن گیر ہوگئی تھی اور اس پر اللہ تعالیٰ نے الہام کیساتھ اُسکی ڈھارس بندھائی تھی۔ اور پھر بعد ازاں کتاب براہین احمدیہ کی اشاعت کیلئے آ پکے پاس پیسےنہیں تھے اور آپ نے خریداروں کو پیشگی پیسے جمع کرانے کیلئے اشتہار شائع فرمایا تھا۔ وہی برگزیدہ انسان اور براہین احمدیہ کا مؤلف اپنی کتاب میں دنیا کو یہ چیلنج دیتا ہے ’’کہ اگر کوئی مخالف آ پکی کتاب براہین احمدیہ میں حقیقت فرقان مجید اور صدق رسالت حضرت خاتم الانبیا صلی اللہ علیہ وسلم کے سلسلے میں درج آ پکے دلائل کونمبروار توڑ دے تو آپ اپنی جائداد قیمتی دس ہزار روپیہ پر اُسے قبض ودخل دے دیں گے۔‘‘

عزیزم:۔ اب یہاں سوال پیدا ہوتا ہے کہ حضرت مرزا صاحبؑ کا غریب ہونا بھی سچ تھا۔ حتیٰ کہ غربت کا یہ حال تھا کہ کتاب کی اشاعت کیلئے خریداروں کو پیشگی پیسے جمع کروانے کیلئے کہا گیا لیکن اس غربت کے باوجود مؤلفِ کتاب اپنے دلائل کوتوڑنے کیلئے اپنی کتاب میں مخالفین کیلئے دس ہزار روپیہ کا چیلنج دیتے ہیں۔ عزیزم۔ آپ کو یہ بھی واضح رہے کہ ۱۸۸۰ء کے دور کے دس ہزار روپیہ آج کے دور میں اگر دس ملین امریکی ڈالر کے برابر نہیں ہونگے تو ایک ملین ڈالر کے برابر تو لازمی ہونگے۔

ایک صدی قبل حضرت مرزا صاحبؑ بہت غریب بھی تھے اور وہ اپنی غربت کا تحریر وتقریر میں ذکر بھی کیا کرتے تھے لیکن اِس غربت کے باوجود اپنی کتاب میں مخالفوں کیلئے دس ہزار روپیہ (جو آج کل کے کم از کم ایک ملین امریکی ڈالر کے برابر ضرور ہونگے) کا چیلنج بھی شائع کرتے ہیں۔ اُس زمانے میں لوگوں کو حضرت مرزا صاحبؑ کی غربت اور آ پکے انعامی چیلنج کی خوب سمجھ آ گئی تھی۔ عزیزم انعام الحق صاحب:۔ آج میں اگر کہتا ہوں کہ میری زندگی بڑی غربت میں گزری ہے اور ساتھ ہی جماعت احمدیہ قبرستان کے والی اور کرتا دھرتا لوگوں کو چیلنج دیتا ہوں کہ اگر آپ میرے دوسوالوں کا جواب دے دیں تو میں آپ کوایک ملین امریکی ڈالر بطور انعام پیش کروں گا اور ساتھ ہی اپنے دعویٰ یا نقطہ نظر پر نظر ثانی کروں گا۔ میرا آپ سے سوال ہے کہ میرے اس اعلان یا چیلنج میں آپ کیلئے نہ سمجھ میں آنے والی کونسی بات ہے؟؟ آپ یاد رکھیں کہ اصل مسئلہ امارت اور غربت کا نہیں بلکہ کسی انسان کے پیش کردہ دلائل کا ہے کہ وہ کتنے سچے، مضبوط اور قاطع ہیں۔

خاکسار نے ۱۹۹۳ء میں احمدیہ قبرستان کے چوتھے والی جناب مرزا طاہر احمد صاحب کے آگے اپنے دعویٰ موعود زکی غلام مسیح الزماں کے

حوالہ سے دوسوال پیش کیے تھے اور ساتھ ہی میں نے اُنہیں کہا تھا کہ اگر کوئی صاحب میرے دونوں سوالوں کو جھٹلانے میں کامیاب ہوگیا تو میں اُسکی خدمت میں پاکستانی دس لاکھ روپیہ بطور انعام پیش کروں گا۔آج میں نے انعامی رقم بڑھا کر پاکستانی دس لاکھ روپے کی بجائے ایک ملین امریکی ڈالر کر دی ہے۔میرے اِن دونوں سوالوں کو آپ خاکسار کی کتاب غلام مسیح الزماں کے آخر پر ''جماعت احمدیہ کیلئے لمحہ فکریہ'' کے عنوان کے تحت صفحات ۳۵۱ اور ۳۵۲ پر آج بھی (alghulam.com) پر پڑھ سکتے ہیں:۔یہ دونوں سوالات اِس طرح ہیں۔

(۱) قرآن مجید کی تصدیقی مہر کیساتھ زکی غلام مسیح الزماں سے متعلق مبشر الہامات کی روشنی میں حضرت مہدی و مسیح موعودؑ کی نرینہ اولاد پیشگوئی مصلح موعود کے دائرہ بشارت میں ہی نہیں آتی لہٰذا حضورؑ کے کسی بھی جسمانی بیٹے کا دعویٰ مصلح موعود قطعی طور پر غلط ہے۔

(۲) نیکی کا یہ اعلیٰ ترین تصور (Virtue is God یعنی نیکی خدا ہے) زکی غلام یعنی مصلح موعود کی صداقت کا اِلہامی، علمی اور قطعی ثبوت ہے اور اِسے کوئی بھی باشعور اور صالح فطرت انسان جھٹلا نہیں سکتا۔

عزیزم انعام الحق صاحب:۔آپ انعامی رقم کی فکر نہ کریں۔آپ خود یا جماعت احمدیہ قبرستان کا موجودہ والی یا آپکی جماعت کے مولوی صاحبان صرف خاکسار کے سوالوں کو جھٹلا کر دکھا دیں۔مقرر کردہ انعام آپکی خدمت میں پیش کر دیا جائے گا۔میں اس انعامی رقم کا ذمہ دار ہوں۔میں یہ انعامی رقم کہاں سے دوں گا؟ یہ آپکا معاملہ (concern) نہیں ہے بلکہ میرا ہے اور مجھے علم ہے کہ میں نے یہ انعامی رقم کہاں سے دینی ہے۔آپ لینے والے بنیں۔اور یہ بھی آپ کو واضح رہے کہ کوئی معقول اور پڑھا لکھا انسان اپنے کسی مخالف پر کوئی ایسا اعتراض نہیں کیا کرتا جو اُسکے کسی اپنے پیارے پر بھی پڑ رہا ہو۔آپ خاکسار پر جو اعتراضات کر رہے ہیں۔خاکسار سے پہلے یہ اعتراضات حضرت مرزا صاحبؑ پر بھی پڑتے ہیں۔لہٰذا ایک معقول اور سمجھدار انسان کو چاہیے کہ وہ مخالف پر اعتراض کرنے سے پہلے سوچے کہ وہ اعتراض کہیں اُسکے کسی اپنے پر بھی تو نہیں پڑتا اور پھر اُسے یہ بھی سوچنا چاہیے کہ اُسکے اعتراض میں صداقت (validity) کتنی ہے؟

(۲) **قولہُ**:۔۔۔پیسے شو کریں۔"paise show krain"

الجواب:۔۔۔ایک صدی قبل حضرت مرزا صاحبؑ کو کسی نے یہ نہیں کہا تھا کہ وہ پہلے دس ہزار روپیہ شو کریں۔لوگ جانتے تھے کہ مؤلف کتاب نے تحریراً اور تقریراً اِس انعامی رقم کا اقرار کیا ہوا ہے۔وعدہ کیا ہوا ہے لہٰذا اُسکے دلائل کو توڑنے کے نتیجہ میں اُسے پیسے دینے پڑیں گے۔اُس نے یہ پیسے کہاں سے دینے ہیں؟ یہ اُس کا معاملہ اور اُسکی پریشانی ہے مخالفوں کی نہیں۔ہمارا کام یہ ہے یعنی مخالفوں کا کام یہ ہے کہ اگر اُسکے دلائل کمزور ہیں اور وہ جھٹلائے جا سکتے ہیں تو اُنہیں جھٹلا کر انعامی رقم کا اُس سے مطالبہ کریں گے۔اور اگر وہ انعامی رقم کے حوالہ سے لیت و لعل کرے گا تو ہم اُسے عدالت میں کھینچ کر لے جائیں گے۔لہٰذا عزیزم:۔آج آپکا یہ مطالبہ بھی غلط ہے۔آپ خاکسار کے دونوں سوالوں کو توڑ کر دکھا دیں۔آپکا انعام کھرا۔وہ آپکی خدمت میں پیش کر دیا جائے گا۔میں اِس انعام کا ذمہ دار ہوں۔اور ساتھ ہی

بطور خاص میں آپکا شکریہ بھی ادا کروں گا اور اپنے دعویٰ پر نظر ثانی کرنے میں دیر نہیں لگاؤں گا۔

(۳) **قولہٗ**:۔آگے آپ فرماتے ہیں۔۔قاضی کون ہوگا۔شاید آپ خود۔ "qaazi kaun ho ga shayed aap khud"

الجواب:۔۔۔ایک صدی قبل حضرت مرزا صاحبؑ نے اپنے انعامی چیلنج کے حوالہ سے یہ نہیں فرمایا تھا کہ وہ خود قاضی ہونگے بلکہ اُنہوں نے فرمایا تھا کہ ''جو شخص حقیقت فرقان مجید اور صدق رسالت حضرت خاتم الانبیا صلی اللہ علیہ وسلم کے اُن دلائل کا جو قرآن مجید سے اخذ کر کے پیش فرمائے ہیں اپنی الہامی کتاب میں آدھا یا تہائی یا چوتھائی یا پانچواں حصہ ہی نکال کر دکھلائے یا اگر بکلی پیش کرنے سے عاجز ہو تو حضورؑ ہی کے دلائل کو نمبر وار توڑ دے تو آپ بلا تامل اپنی دس ہزار کی جائیداد اُسکے حوالے کر دیں گے بشرطیکہ تین ججوں پر مشتمل مسلمہ بورڈ یہ فیصلہ دے کہ شرائط کے مطابق جواب تحریر کیا گیا ہے۔آج خاکسار بھی یہ نہیں کہتا کہ میں قاضی ہونگا بلکہ آپ (alghulam.com) پر نیوز نمبر ۱۰۵ پڑھیں جس کا عنوان ہے ''جماعت احمدیہ عالمگیر کیلئے کھلا چیلنج''۔وہاں پر قاضی کون ہوگا کی مکمل تفصیل موجود ہے؟؟

"aur aap ka mazaq kaun urata hai galiyan kaun balke aap har dafa jamat ko badnam karne ki koshish Karte hain"

(۴) **قولہٗ**:۔۔۔''اور آپکا مذاق کون اُڑاتا ہے۔گالیاں کون (دیتا ہے) بلکہ آپ ہر دفعہ جماعت کو بدنام کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔''

االجواب:۔۔۔خاکسار سے پہلے دنیا میں جتنے بھی مرسلین آئے تھے۔سب کو اُنکی قوموں نے گالیاں بھی دی تھیں اور اُنکے مذاق بھی اُڑائے تھے۔اور آج میرے ساتھ بھی یہی کچھ ہو رہا ہے اور اس قسم کا سلوک کرنیوالے غیر نہیں بلکہ اپنے ہوتے ہیں۔آج جماعت احمدیہ قبرستان کے بے علم جیالے بھی یہی کام کرتے پھر رہے ہیں۔ ہر زمانے میں جن لوگوں نے مروجہ غلط عقائد کو بتوں کی طرح اپنے سینے میں بسایا ہوا تھا۔اُن سب نے اپنے اپنے زمانے کے مرسلوں اور ماموروں کو یہی کہا تھا کہ تم ہماری جماعتوں اور ہمارے خداؤں کو بدنام کرتے ہو۔اُنہیں بُرا بھلا کہتے ہو اور ہمارے خلاف نفرت پھیلاتے ہو۔مثلاً جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خانہ کعبہ میں رکھے گئے بتوں پر سخت تنقید کی تھی اور اُنہیں لکڑی اور پتھر کے محض مجسمے کہا تھا تو مشرکین مکہ نے آگ بگولا ہو کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر یہی اعتراض کیا تھا جو آج آپ خاکسار پر کر رہے ہیں کہ میں آپکی جماعت (احمدیہ قبرستان) کو بدنام کرنے کی کوشش کرتا ہوں۔

اسی طرح ایک صدی قبل جب بانئے جماعت احمدیہ حضرت مرزا غلام احمدؑ نے عیسائیوں کے نام نہاد خدا یسوع مسیح اور مسلمانوں کے عقیدہ کے مطابق اُنکے فرضی مسیح عیسیٰ ابن مریم (جو زندہ بجسم عنصری آسمان پر جا بیٹھے ہیں) پر سخت تنقید کی تھی [انجام آتھم معہ ضمیمہ۔روحانی خزائن جلد ۱۱ صفحات ۲۸۹ تا ۲۹۱] تو عیسائیوں اور مسلمانوں نے حضرت حکم وعدل علیہ السلام پر یہی اعتراض کیا تھا کہ وہ ہمارے خدا اور نبی اور رسول کو بُرا بھلا کہہ کر اُنہیں بدنام کر رہے ہیں۔حالانکہ حضرت مرزا صاحبؑ بدنام نہیں کر رہے تھے بلکہ وہ سیدنا حضرت مسیح عیسیٰ ابن مریمؑ کے حوالہ سے لوگوں کو یہ حقیقت بتا رہے تھے کہ وہ ابن اللہ ہونے کی بجائے صرف اللہ تعالیٰ کے ایک برگزیدہ نبی اور رسول تھے اور دیگر انبیاؑ اور انسانوں کی طرح زندہ آسمان پر چلے جانے کی بجائے وہ وفات پا چکے ہیں۔سیدنا حضرت مسیح عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام کے حوالہ سے حضرت مرزا صاحبؑ کا یہی انکشاف اور یہی تبلیغ ایک صدی قبل (آج آپکی طرح) مخالفوں کیلئے بدنام کرنے کی کوشش تھی۔

بلائے دمشق کے بانی مبانی جناب مرزا بشیر الدین محموداحمد نے اپنے والدؑ کی جماعت پر قبضہ کرکے اور اُس میں جو جو گند ڈالا ہے اور جو جو خرابیاں پیدا کی ہوئی ہیں۔ میں صرف اُنکی نشاندہی کر رہا ہوں اور اِنشاء اللہ تعالیٰ اِن سب گندوں اور خرابیوں کو دور کرکے حضرت مرزا صاحبؑ کی جماعت کو پاک اور صاف کرنا چاہتا ہوں۔ خاکسار کے اس فعل اور رویے کو آپ جماعت کو بدنام کرنے سے تعبیر کر رہے ہیں۔

"Main nain to aaj tak Jamati Level per aap ki mukhlafat nahain balke aap ki taraf se hamaisha jamat ka mazaq banaya jata"

(۵) **قولُہ**:۔۔۔''میں نے تو آج تک جماعتی لیول پر آپکی مخالفت (کرتے کسی کو) نہیں (دیکھا) بلکہ آپکی طرف سے ہمیشہ جماعت کا مذاق بنایا جاتا (ہے)۔''

الجواب:۔۔۔آپ نے جماعت احمدیہ قبرستان میں سے اگر جماعتی لیول پر کسی کو میری مخالفت کرتے نہیں دیکھا تو اِس کا یہ مطلب ہرگز نہیں ہے کہ وہ بڑے مہذب اور (civilized) ہیں بلکہ وہ میری مخالفت اِس لیے نہیں کرتے کہ میں سچا ہوں اور سچ کہتا ہوں۔ اس وقت جماعت احمدیہ میں پیدا کی گئی جتنی بھی غلطیاں ہیں اُنکی نشاندہی کر رہا ہوں۔ مرزا بشیر الدین محمود احمد نے حضرت مرزا صاحبؑ کی جماعت کو ہر لحاظ سے تباہ کرکے رکھ دیا ہے اور میں اپنے اس بیان میں سچا ہوں۔ اب آپکی جماعت احمدیہ قبرستان خاکسار کی اِن سچی باتوں کو کیسے جھٹلائے؟

چونکہ اُنکے مذہبی کاروبار کی بنیاد کلیۃً جھوٹ پر ہے اور میرے سوالوں کا اُنکے پاس کوئی جواب نہیں ہے لہٰذا سوائے خاموشی کے اُنکے پاس کوئی چارہ نہیں ہے۔ اِنکی خاموشی اور اِنکا میری مخالفت نہ کرنا اِس حقیقت کا کھلا ثبوت ہے کہ میں سچا ہوں اور یہ لوگ جھوٹے ہیں اور اِنہوں نے حضورؑ کی جماعت کو دنیا کمانے کا ذریعہ بنایا ہوا ہے۔ اب جب اُنہوں نے یہ سارے جرائم اور گناہ کیے ہوئے ہیں تو پھر وہ میرے مقابلہ پر کس طرح آئیں اور میرے بالمقابل کس طرح منہ کھولیں؟ اُنکی یہ خاموشی شرافت کی وجہ سے نہیں ہے بلکہ اُنکے جھوٹے ہونے کی وجہ سے ہے۔

"Aap apni tableegh krain Jamat ko na charain na Jamat hi aap ko cherti Hai"

(۶) **قولُہ**:۔۔۔''آپ اپنی تبلیغ کریں۔ جماعت کو نہ چھیڑیں۔ نہ جماعت ہی آپ کو چھیڑتی ہے۔''

الجواب:۔۔۔عزیزم:۔ جماعت احمدیہ قبرستان کے والی کوئی خلیفے نہیں ہیں بلکہ یہ لوگ بلائے دمشق اور قبضہ گروپ کے نمائندے ہیں۔ اِن ملوکوں نے ایک صدی میں جماعت احمدیہ میں بدعتیں اور غلط عقائد پیدا کرکے اِسے مکمل طور پر تباہ کر دیا ہے۔ اب یہ جماعت احمدیہ قبرستان حضرت مرزا غلام احمدؑ کی جماعت نہیں ہے بلکہ یہ محمودیت ہے۔ جب کسی الٰہی جماعت میں خرابیاں پیدا ہوتی ہیں تو اللہ تعالیٰ اُسکی اصلاح اور تجدید کیلئے اُسی جماعت میں سے اپنے کسی بندے کو بطور مجدد مامور فرما دیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا مامور اُس جماعت یا اُمت میں پیدا شدہ بدعتوں اور خرابیوں کی نشاندہی کرکے اِنکی اصلاح کرتا ہے اور اُس کا یہ روحانی مشن ہی اُسکی تبلیغ ہوا کرتا ہے۔

عزیزم۔ خاکسار اس وقت اپنی یہی تبلیغ کر رہا ہے۔ جماعت احمدیہ قبرستان میں پیدا کی گئی بدعتوں اور خرابیوں کی طرف جو میں نشاندہی

کررہاہوں تو آپ میری اس تبلیغ کو جماعت کو چھیڑنے سے تعبیر کررہے ہیں۔ جماعت احمدیہ قبرستان نے اپنے دجل اور جھوٹ کی حفاظت کرنے اور اسے ختم ہونے سے بچانے کیلئے اب خاموشی کو بطور حربہ اپنایا ہوا ہے۔ اِنہیں علم ہے جب ہم نے مدعی موعود زکی غلام مسیح الزماں کی مخالفت کی اور اُسکے دلائل کا مقابلہ کرنے کیلئے میدان میں اُترے تو اُسی دن ہمارا دجالی نظام اور ہمارا دجالی کاروبار اپنی موت آپ مرجائے گا۔ یہ جو آپ مجھے کہہ رہے ہیں کہ جماعت آپ کو چھیڑتی نہیں۔ دراصل جماعت احمدیہ قبرستان کے پاس اب خاموشی کے علاوہ کوئی چارہ نہیں ہے۔ سچا آدمی کبھی خاموش نہیں ہوا کرتا۔ وہ بذریعہ دلائل یا تو مخالف کو منواتا ہے اور یا پھر مخالف کے قطعی دلائل کے آگے ہاتھ کھڑے کردیتا ہے۔ اس وقت خاکسار کے بالمقابل جماعت احمدیہ قبرستان کی خاموشی اپنے جھوٹ اور دجل کو بچانے کیلئے ایک مکر اور ہتھکنڈہ ہے۔ جماعت احمدیہ قبرستان میں جتنی بھی بدعتیں اور خرابیاں پیدا کی گئی ہیں۔ اِنکی نشاندہی کرنا اور اِنکی تجدید اور اصلاح کرنا خاکسار کا مشن اور تبلیغ ہے اور یہی تبلیغ اس وقت میں کررہا ہوں۔

(۷) **قولہ**:۔۔۔"باقی پھر کبھی" "Baqi phir kabhi"

الجواب:۔۔۔عزیزم:۔ باقی پھر کبھی نہیں بلکہ سب کچھ ابھی۔ میں آپ سے کہتا ہوں کہ اصل تنازعہ ۲۰ رفروری ۱۸۸۶ء کی الہامی پیشگوئی کا ہے۔ پیشگوئی مصلح موعود میں بشارت دیا گیا زکی غلام جسے محمدی مریم نے مصلح موعود قرار دیا تھا۔ اور اِسی مصلح موعود کو اللہ تعالیٰ نے محمدی مریم کے آخری مبشر الہاموں میں مثیل مبارک احمد قرار دیا ہوا ہے۔ آپ کو واضح رہے کہ مثیل مبارک احمد اور مصلح موعود تو محمدی مریم حضرت مرزا غلام احمدؑ کے گھر میں بطور جسمانی لڑکا پیدا ہی نہیں ہوا تھا تو پھر حضورؑ کا کوئی لڑکا یا مرزا بشیر الدین محمود احمد کا دعویٰ مصلح موعود سچا کس طرح ہوسکتا ہے؟ مرزا بشیر الدین محمود احمد کو اس حقیقت کا ۱۹۰۸ء میں علم تھا لیکن ۱۹۱۴ء میں احمدیہ خلافت پر قبضہ کرنے کے بعد اُسکی شہ دینے پر اُسکے حواریوں نے اُسکے مصلح موعود ہونے کے اعلان کردیئے (دیکھئے نیوز نمبر ۵)۔ کیا کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ ایک انسان اپنے مصلح موعود ہونے کا دعویٰ ہی نہیں کرتا لیکن اُسکے حواری اُسکے مصلح موعود ہونے کا اعلان کرتے پھریں۔ آپ سے میری درخواست ہے کہ آپ باقی سوالوں اور باقی باتوں کو چھوڑیں۔ صرف ایک سوال کی طرف آجائیں اور وہ یہ کہ کیا آپ یا آپکی جماعت احمدیہ قبرستان یہ ثابت کرسکتی ہے کہ وہ موعود زکی غلام جس کو حضورؑ نے مصلح موعود قرار دیا تھا وہ محمدی مریم حضرت مرزا غلام احمدؑ کے گھر میں بطور جسمانی لڑکا پیدا ہوئے تھے۔ اور اگر وہ پیدا ہوئے تھے تو وہ کونسے لڑکے تھے؟؟ اگر آپ مجھے یہ ثابت کرکے دکھادیں کہ موعود زکی غلام جسے مُلہم نے مصلح موعود کا لقب دیا تھا (اور اِسی موعود زکی غلام کو اللہ تعالیٰ نے محمدی مریم کے آخری مبشر الہاموں میں مثیل مبارک احمد قرار دیا تھا) وہ مُلہم حضرت مرزا غلام احمدؑ کے گھر میں پیدا ہوا تھا اور اُس کا فلاں نام ہے تو میں وعدہ کرتا ہوں کہ آپکی خدمت میں ایک لاکھ امریکی ڈالر بطور انعام پیش کردوں گا۔ آپ یہ فکر نہ کریں کہ میں یہ پیسے کہاں سے دوں گا۔ آپ میرے مطلوبہ سوال کا ٹھیک جواب دے کر انعام لینے والے بنیں۔

اگر آپکے پاس میرے سوال کا جواب نہیں ہے اور مجھے حق الیقین ہے کہ آپکے پاس میرے سوال کا جواب نہیں ہے کیونکہ وہ مثیل مبارک

احمد ملہم کے گھر میں پیدا ہی نہیں ہوا تھا۔تو پھر میں محض للہ آپ کو نصیحت کرتا ہوں کہ آپ جماعت احمدیہ قبرستان کو چھوڑ کر حق کو قبول کرنے میں دیر نہ کریں۔اُمید ہے آپ خاکسار کی نصیحت پر ضرور غور فرمائیں گے۔والسلام

مردِ حق کی دُعا

عبدالغفار جنبہ۔کیل، جرمنی

موعود زکی غلام مسیح الزماں (موعود مجدد صدی پانزدہم)

مورخہ ۱۷؍مئی ۲۰۱۶ء

☆☆☆☆☆☆☆☆

Muhtram

Aik traf aap likhte aap Ghreeb hain dosri traf aap 1Million Dollar ki peshkash Baat kuch samajh nahain aai paise Show krain qaazi kaun ho ga shayed aap khud aur aap ka mazaq kaun urata hai galiyan kaun balke aap har dafa jamat ko badnam karne ki koshish Karte hain Main nain to aaj tak Jamati Level per aap ki mukhlafat nahain balke aap ki taraf se hamaisha jamat ka mazaq banaya jata Aap apni tableegh krain Jamat ko na charain na Jamat hi aap ko cherti Hai

Baqi phir kabhi jwab ka mutizer

12.05.2016 18:27 Uhr

ایک طرف آپ لکھتے (ہیں) آپ غریب ہیں دوسری طرف آپ ایک ملین ڈالر کی پیشکش۔بات کچھ سمجھ نہیں آئی۔پیسے شو کریں۔قاضی کون ہوگا۔شاید آپ خود۔اور آپکا مذاق کون اُڑاتا ہے۔گالیاں کون (دیتا ہے) بلکہ آپ ہر دفعہ جماعت کو بدنام کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔میں نے تو آج تک جماعتی لیول پر آپکی مخالفت (کرتے کسی کو) نہیں (دیکھا) بلکہ آپکی طرف سے ہمیشہ جماعت کا مذاق بنایا جاتا (ہے)۔آپ اپنی تبلیغ کریں۔جماعت کو نہ چھیڑیں۔نہ جماعت ہی آپ کو چھیڑتی ہے۔باقی پھر کبھی۔جواب کا منتظر۔

☆☆☆☆☆☆☆☆